سورة الاعراف

آیات ۱۸۶ - ۱۹۴

مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ؕ وَيَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۸۶﴾ يَسْــَٔلُوْنَكَ عَنِ
السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ ۚ لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَاۤ اِلَّا هُوَ ؕ ثَقُلَتْ فِي
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ لَا تَاْتِيْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً ؕ يَسْــَٔلُوْنَكَ كَاَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا
عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۷﴾ قُلْ لَّاۤ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا
شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ ۛۚ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ ۛۚ اِنْ اَنَا
اِلَّا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۱۸۸﴾ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا
زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا ۚ فَلَمَّا تَغَشّٰىهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ ۚ فَلَمَّاۤ اَثْقَلَتْ دَّعَوَا
اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ اٰتَيْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۸۹﴾ فَلَمَّاۤ اٰتٰىهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ
شُرَكَآءَ فِيْمَاۤ اٰتٰىهُمَا ۚ فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۱۹۰﴾ اَيُشْرِكُوْنَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْـًٔا وَّهُمْ
يُخْلَقُوْنَ ﴿۱۹۱﴾ ۖ وَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ لَهُمْ نَصْرًا وَّلَاۤ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ﴿۱۹۲﴾ وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى
الْهُدٰى لَا يَتَّبِعُوْكُمْ ؕ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ اَدَعَوْتُمُوْهُمْ اَمْ اَنْتُمْ صَامِتُوْنَ ﴿۱۹۳﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۹۴﴾

مَنۡ يُّضۡلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِىَ لَهٗ ؕ وَيَذَرُهُمۡ فِىۡ طُغۡيَانِهِمۡ يَعۡمَهُوۡنَ ۝۱۸۶ يَسۡـَٔلُوۡنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرۡسٰٮهَا ؕ قُلۡ اِنَّمَا عِلۡمُهَا عِنۡدَ رَبِّىۡ ۚ لَا يُجَلِّيۡهَا لِوَقۡتِهَاۤ اِلَّا هُوَ ؕ

مَنۡ يُّضۡلِلِ اللّٰهُ - جس کو گمراہ کردے اللہ

أضَلَّ يُضِلُّ ، إضْلَالاً - گمراہ کرنا (IV)

فَلَا هَادِىَ لَهٗ - تو کوئی بھی ہدایت دینے والا نہیں ہے اس کے لیے

وَيَذَرُهُمۡ - اور وہ چھوڑ دیتا ہے ان کو

وَذِرَ يَذَرُ ، وَذَرًا - چھوڑ دینا

فِىۡ طُغۡيَانِهِمۡ يَعۡمَهُوۡنَ - ان کی سرکشی میں بھٹکتے ہوئے

عَمَهَ يَعْمَهُ ، عَمَهًا - بھٹکتے پھرنا

يَسۡـَٔلُوۡنَكَ عَنِ السَّاعَةِ - وہ پوچھتے ہیں آپ سے قیامت کے بارے میں

اَيَّانَ مُرۡسٰٮهَا - کب ہے اس کے برپا ہونے کا وقت

اَيَّانَ - کب (کسی چیز کا وقت معلوم کرنے کیلیے

أَرْسَى يُرْسِي ، إرساءً ٹھہرانا، جمانا، برپا کرنا (IV)

وَالْجِبَالَ اَرْسٰهَا - اور پہاڑوں کو، اس نے جمایا

قُلۡ اِنَّمَا عِلۡمُهَا عِنۡدَ رَبِّىۡ - آپ کہیئے اس کا علم صرف میرے رب کے پاس ہے

لَا يُجَلِّيۡهَا - نہیں ظاہر کرے گا اس کو

جَلَّى يُجَلِّي ، تَجْلِيَةً - واضح کرنا، ظاہر کرنا (II)

لِوَقۡتِهَاۤ اِلَّا هُوَ - اُس کے وقت پر مگر وہی

ثَقُلَتۡ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ لَا تَاۡتِیۡکُمۡ اِلَّا بَغۡتَۃً ؕ یَسۡـَٔلُوۡنَکَ کَاَنَّکَ حَفِیٌّ عَنۡہَا ؕ قُلۡ اِنَّمَا عِلۡمُہَا عِنۡدَ اللّٰہِ وَ لٰکِنَّ اَکۡثَرَ النَّاسِ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۸۷﴾

ثَقُلَتۡ - وہ بھاری ہوئی (یعنی ہوگی)

ثَقَلَ يَثْقُلُ ، ثَقْلاً - بھاری ہونا

فِی السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ - آسمانوں اور زمین میں

لَا تَاۡتِیۡکُمۡ اِلَّا بَغۡتَۃً - وہ نہیں پہنچے گی تم کو مگر اچانک

یَسۡـَٔلُوۡنَکَ کَاَنَّکَ - وہ پوچھتے ہیں آپ سے جیسے آپ

حَفِیٌّ عَنۡہَا - پورا علم رکھنے والے ہیں اس کے بارے میں

قُلۡ اِنَّمَا عِلۡمُہَا - آپ کہئے اس کا علم تو بس

عِنۡدَ اللّٰہِ - اللہ کے پاس ہے

وَ لٰکِنَّ اَکۡثَرَ النَّاسِ - اور لیکن لوگوں کی اکثریت

لَا یَعۡلَمُوۡنَ - جانتی نہیں ہے

أَتَى يَأْتِي ، إِتْيَانًا - آنا، آپہنچنا

بَغْتَةً - اچانک، یکایک

سَأَلَ يَسْأَلُ ، سُؤالاً - سوال کرنا

حَفِيَ يَحْفَى ، حَفَاوَةً باخبر ہونا

دوسرے معانی: مہربان، متلاشی، عزت دینا، زیادہ سفر کرنے کی وجہ سے جانور کا گھسے ہوئے کھر والا ہونا

إِنَّهُ كَانَ بِي حَفِيًّا بیشک وہ مہربان ہے

مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ؕ وَيَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۸۶﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا
عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ ۚ لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَاۤ اِلَّا هُوَ ؕ ثَقُلَتْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ لَا تَاْتِيْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً ؕ يَسْـَٔلُوْنَكَ كَاَنَّكَ
حَفِيٌّ عَنْهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۷﴾

جس کو اللہ رہنمائی سے محروم کر دے اُس کے لیے پھر کوئی رہنما نہیں ہے، اور اللہ اِنہیں اِن کی سرکشی ہی میں بھٹکتا ہوا چھوڑے دیتا ہے، یہ لوگ تم سے پوچھتے ہیں کہ آخر وہ قیامت کی گھڑی کب نازل ہوگی؟ کہو "اس کا علم میرے رب ہی کے پاس ہے اُسے اپنے وقت پر وہی ظاہر کرے گا آسمانوں اور زمین میں وہ بڑا سخت وقت ہوگا وہ تم پر اچانک آ جائے گا" یہ لوگ اس کے متعلق تم سے اس طرح پوچھتے ہیں گویا کہ تم اس کی کھوج میں لگے ہوئے ہو، کہو "اس کا علم تو صرف اللہ کو ہے مگر اکثر لوگ اس حقیقت سے ناواقف ہیں

For those whom Allah lets go astray, there is no guide; and He will leave them in their transgression to stumble blindly. They ask you concerning the Hour, when will its coming be? Say: 'The knowledge of it is with my Lord alone: none but He will disclose it at its time. That will weigh heavily on the heavens and the earth; and it shall not come to you other than all of a sudden.' They ask you - as if you are eagerly inquisitive about it - concerning it. Say to them: 'The knowledge of it is with none except Allah. But most people are unaware of this reality.

مَنۡ يُّضۡلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِیَ لَهٗ ؕ وَيَذَرُهُمۡ فِىۡ طُغۡيَانِهِمۡ يَعۡمَهُوۡنَ ﴿۱۸۶﴾

نبی اکرم ﷺ اور مسلمانوں کو تسلی اور مشرکین کو وارننگ

- آپ ﷺ کی مسلسل اور بے پناہ تبلیغی کاوشوں کے باوجود بھی جب مشرکین مکہ ایمان نہیں لاتے تھے تو آپ پر سخت انقباض کی کیفیت طاری ہوتی آپ نہایت مضمحل اور پریشان ہو جاتے اور کبھی کبھی آپ کو یہ فکر مندی ہوتی کہ شائد میری اور میرے ساتھیوں کی تبلیغی مساعی میں کوئی کمزوری ہے جس کی وجہ سے لوگ ایمان قبول نہیں کر رہے اس احساس کے ساتھ آپ کی پریشانیوں میں اور اضافہ ہو جاتا
- یہاں آپ کو اور مسلمانوں کو تسلی دی جارہی ہے کہ یہ لوگ اگر ایمان نہیں لا رہے تو اس میں کسی کوتاہی کا دخل نہیں آپ نے اپنا فرض ہمت سے بڑھ کر ادا کیا ہے لیکن ہدایت و ضلالت کا سررشتہ اللہ کے ہاتھ میں ہے وہ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور جسے وہ نہ چاہے اسے کوئی دوسرا ہدایت نہیں دے سکتا
- مزید یہ بات بھی کہ اللہ کسی کو نہ بے سبب ہدایت دیتا ہے اور نہ بے سبب گمراہ کرتا ہے اس نے ایک قانون نافذ کر رکھا ہے کہ جو آدمی اپنے فہم و شعور کو استعمال کرکے ہدایت اختیار کرنے کے لیے بڑھے گا تو وہ اس کے لیے اسباب مہیا کر دے گا، وہ جیسے جیسے آگے بڑھتا جائے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے آسانیاں فراہم کرتا جائے گا
- اسی طرح جو آدمی گمراہی کا راستہ اختیار کرلیتا ہے اور اللہ کی عطا کردہ فہم و شعور کی قوتوں کو بروئے کار لا کر ہدایت قبول کرنے کی کوشش نہیں کرتا بلکہ اس کا سفر الٹی سمت میں جاری رہتا ہے تو وہ اللہ کے اس قانون کے تحت ہدایت سے محروم کردیا جاتا ہے، وہ جیسے جیسے ہدایت سے دور ہٹتا جاتا ہے پروردگار اس کے لیے اور دوریاں پیدا فرماتے جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ زبردستی کسی کو نہ ہدایت دیتے ہیں نہ گمراہ کرتے ہیں۔

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّیْ ۚ لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَاۤ اِلَّا هُوَ ؔ ؕ ثَقُلَتْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ لَا تَاْتِيْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً ؕ يَسْـَٔلُوْنَكَ
كَاَنَّكَ حَفِىٌّ عَنْهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰـكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۱۸۷

قیامت سے متعلق سوال اور جواب

- اسلامی تعلیمات کا تمام تر دار ومدار تین بنیادی عقائد پر ہے توحید، رسالت، آخرت (مکی سورتوں کا موضوع)
- عقیدہ آخرت رسول ﷺ کی دعوت کا ایک اہم موضوع۔ زندگی کا مقصد، قیامت کا برپا ہونا، قیامت کے احوال موت کے بعد حساب کتاب کا ہونا، ہر نیک و بد عمل کی جزاوسزا، مہلتِ عمل ختم ہونے سے پہلے عقیدہ و عمل کی اصلاح یہ سب آپ ﷺ کی دعوت کا لازمی جزو (گزشتہ آیات میں مسئلہ قیامت کا ذکر کے بعد قیامت متعلق سوال)
- کفارِ مکہ ان باتوں کا مذاق اڑاتے اور استہزاء کے انداز میں کہتے کہ اگر سچ مچ قیامت آنے والی ہے جیسا کہ آپ کہتے ہیں تو کیوں نہیں آپ اس کا معین وقت یعنی تاریخ اور دن بتلا دیتے؟
- جاہل منکرین حشر کا خیال تھا کہ جب آپ رسالت کے مدعی ہیں تو علم غیب بھی آپ کو ضرور ہوگا اور جب علم غیب ہے تو وقوع قیامت کا علم بھی آپ کے لیے لازمی ہے۔ اگر یہ علم نہیں رکھتے تو آپ کا دعوائے رسالت بھی صحیح نہیں
- انسان کی یہ عجیب بدبختی ہے کہ وہ زیادہ تر ان چیزوں کے پیچھے پڑتا ہے جن کو نہ تو وہ جان سکتا ہے نہ وہ اس کے جاننے کی ہیں اور پھر ان کو بہانہ بنا کر ان حقائق سے منہ موڑ لیتا ہے جن کو جاننا اس کی دنیا اور آخرت دونوں کی فلاح کے لیے ضروری ہے
- قرآن مجید میں متعدد مقامات پر قیامت سے متعلق سوال کا جواب دیا گیا ہے کہ قیامت کا صحیح صحیح، علم اللہ کو ہے، کوئی فرد بشر نہیں جانتا، کہ کب دنیا کا یہ نظام درہم برہم ہو جائے

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ ۚ لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَاۤ اِلَّا هُوَ ؕۘ ثَقُلَتْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ لَا تَاْتِيْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً ؕ يَسْـَٔلُوْنَكَ
كَاَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۱۸۷

○ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ لوگوں میں تشریف فرما تھے کہ آپ کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے آپ سے اسلام، ایمان اور احسان کے بارے میں سوالات کیے، پھر یہ بھی پوچھا کہ قیامت کب آئے گی؟ آپ نے فرمایا :

”اس کے بارے میں جواب دینے والا پوچھنے والے سے کچھ زیادہ نہیں جانتا، البتہ میں تمہیں اس کی نشانیاں بتاسکتا ہوں، وہ یہ ہیں کہ جب لونڈی اپنے آقا کو جنے گی اور جب سیاہ اونٹوں کے چرواہے مکانات کی تعمیر میں ایک دوسرے سے بازی لے جانے کی کوشش کریں گے، (یاد رکھو !) قیامت کا علم ان پانچ چیزوں میں سے ہے جن کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔“

پھر آپ نے یہ آیت پڑھی : (اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ) [لقمان : ٣٤] بیشک اللہ، اسی کے پاس قیامت کا علم ہے اور وہ بارش برساتا ہے اور وہ جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے پیٹوں میں ہے اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کمائی کرے گا اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کس زمین میں مرے گا۔ بیشک اللہ سب کچھ جاننے والا، پوری خبر رکھنے والا ہے۔ [بخاری، مسلم، کتاب الإیمان]

قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰہُ ؕ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَیْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَیْرِ ۖۛ وَمَا مَسَّنِیَ السُّوْٓءُ ۛؕ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِیْرٌ وَّبَشِیْرٌ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۱۸۸﴾

قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِیْ - آپ کہیے میں مالک نہیں ہوں اپنی جان کے لیے

مَلَكَ یَمْلِكُ ، مَلْكاً - مالک ہونا

نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا - کسی نفع کا اور نہ ہی کسی نقصان کا

اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰہُ - مگر وہ جو چاہا اللہ نے

وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَیْبَ -اور اگر میں جانتا ہوتا غیب کو

اِسْتَكْثَرَ - زیادہ حاصل کرنا

(X)

لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَیْرِ - تو میں ضرور زیادہ حاصل کرتا بھلائی میں سے

مَسَّنِیَ اصل میں مَسَّنِیْ ہے اگلے لفظ سے ملانے کے لیے ي کی جزم کو زبر دے دی گئ

مَسَّ یَمُسُّ ، مَسًّا - چھونا

وَمَا مَسَّنِیَ السُّوْٓءُ - اور نہ چھوتی مجھ کو برائی

اِنْ اَنَا اِلَّا - نہیں ہوں میں مگر

نَذِیْرٌ وَّبَشِیْرٌ - ایک خبردار کرنے والا اور بشارت دینے والا

لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ - ایسی قوم کے لیے جو ایمان لاتی ہے

قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِىْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ
مِنَ الْخَيْرِ ۛۚ وَمَا مَسَّنِىَ السُّوْٓءُ ۛۚ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۱۸۸﴾

اے محمدؐ، ان سے کہو "میں اپنی ذات کے لیے کسی نفع اور نقصان کا اختیار نہیں رکھتا، اللہ ہی جو کچھ چاہتا ہے وہ ہوتا ہے اور اگر مجھے غیب کا علم ہوتا تو میں بہت سے فائدے اپنے لیے حاصل کر لیتا اور مجھے کبھی کوئی نقصان نہ پہنچتا میں تو محض ایک خبردار کرنے والا اور خوش خبری سنانے والا ہوں اُن لوگوں کے لیے جو میری بات مانیں

Tell them [O Muhammad]: 'I have no power to benefit or harm myself except as Allah may please. And had I knowledge of the unseen, I should have amassed all kinds of good, and no evil would have ever touched me. I am merely a warner and the herald of glad tidings to those who have faith.

قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ۭ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ ۚ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْۗءُ ۚ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝١٨٨

پیغمبر کی شناخت کے ضمن بعض غلط فہمیوں کی اصلاح

- مبعوث ہونے والے انبیاء لوگوں کے احوال کی اصلاح کے لیے دن رات کوشش کرتے لیکن قوم کے لوگ اس سے کاروبار، شادی بیاہ، بازار کے نرخ، بارشوں، مال و دولت کے حصول اور دیگر ذاتی فائدوں کی چیزوں متعلق پوچھتے
- ان سب سوالات کے پیچھے کفارِ مکہ اور اس سے پہلے آنے والے انبیاء علیہم السلام کے زمانے کے لوگوں کی یہ غلط فہمی اور گمراہی تھی کہ انبیاء علیہ السلام تمام غیبی امور سے واقف ہوتے ہیں ماضی اور مستقبل کی ایک ایک بات ان کے سامنے روشن ہوتی ہے اور نفع و ضرر کے حوالے سے بھی وہ کلی اختیارات کے مالک ہیں، جسے جو چاہیں دے دیں اور جو چاہیں چھین لیں۔
- یہاں اس غلط فہمی کو دور کیا جارہا ہے اور پیغمبر (ﷺ) کی حیثیت کا اعلان خود پیغمبر سے کروایا گیا ہے کہ علم غیب اور تمام کائنات کے ذرہ ذرہ کا علم محیط صرف اللہ کی مخصوص صفت ہے اس میں کسی مخلوق کو شریک ٹھہرانا خواہ وہ فرشتہ ہو یا نبی شرک اور ظلم عظیم ہے۔اسی طرح ہر نفع اور نقصان کا مالک ہونا صرف اللہ تعالیٰ ہی کی صفت خاص ہے اس میں کسی کو شریک ٹھہرانا بھی شرک ہے
- اس آیت کریمہ میں آپ سے یہ اعلان کروایا جارہا ہے کہ میں اپنی ذات کے لیے نفع نقصان کا مالک نہیں ہوں تو دوسروں کے لیے نفع نقصان کا مالک کیسے ہوسکتا ہوں؟ اسی طرح میں عالم الغیب نہیں ہوں کہ ہر چیز کا علم ہونا میرے لیے ضروری ہے، اگر مجھے علم غیب ہوتا تو میں ہر نفع کی چیز کو ضرور حاصل کرلیا کرتا اور کوئی نفع میرے ہاتھ سے فوت نہ ہوتا اور ہر نقصان کی چیز سے ہمیشہ محفوظ رہتا اور کبھی کوئی نقصان مجھے نہ پہنچتا

قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِىْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ ۖۚ وَمَا مَسَّنِىَ السُّوْٓءُ ۚ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿١٨٨﴾

- آپ ﷺ صحابہ کرامؓ کے ساتھ ٦ ہجری میں احرام باندھ کر عمرہ کا ارادہ کرکے حدود حرم تک پہنچ گئے مگر حرم میں داخلہ اور عمرہ کی ادائیگی ممکن نہ ہو سکی۔ قریش اڑ گئے جس کے نتیجے میں معاہدہ حدیبیہ وجود میں آیا آپ عمرہ کیے بغیر واپس لوٹ گئے اور آئندہ سال آکر عمرہ کی قضاء کی۔

غزوہ احد میں شکست کا زخم اٹھانا پڑا خود آنحضرت ﷺ زخمی ہوئے حتی کہ کافروں کی کھودی ہوئی ایک کھائی میں گر گئے اگر ہر چیز کے آپ جاننے والے ہوتے تو اس طرح کے واقعات کا صدور آپ کے حوالے سے کبھی نہ ہوتا۔

- ایسے واقعات کے ظاہر کرنے کا مقصد ہی یہ ہے کہ لوگوں پر یہ بات واضح ہو جائے کہ انبیاء علیہم السلام اگرچہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ مقبول اور افضل ہوتے ہیں مگر پھر بھی وہ خدائی علم وقدرت کے مالک نہیں ہوتے تاکہ لوگ اس غلط فہمی کا شکار نہ ہو جائیں جس میں یہود اور نصرانی مبتلا ہوئے کہ اپنے رسولوں کو خدائی صفات کا مالک سمجھ بیٹھے اور شرک میں مبتلا ہو گئے۔

- اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو سب انسانوں سے زیادہ علم عطا فرمایا اسی عطا شدہ علم کے مطابق آپ نے ہزاروں غیب کی باتوں کی خبریں دیں جن کی سچائی کا ہر خاص و عام نے مشاہدہ کیا۔ آپؐ نے آنے والے مختلف فتنوں سے ہمیں آگاہ کیا، ماضی کے ایسے واقعات کی خبر دی جس سے تاریخ بالکل بے خبر تھی۔ بعض واقعات کے نتائج سے اس طرح آگاہ فرمایا جو بظاہر اسباب بالکل ناممکن دکھائی دیتے تھے بعض دفعہ قبروں کے احوال کو واضح فرمایا، جانوروں نے آپؐ سے سرگوشیاں کیں، ان باتوں کی وجہ سے یہ کہا جاسکتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو ہزاروں غیب کی چیزوں کا علم عطا کیا گیا تھا مگر اس کو اصطلاح قرآن میں علم غیب نہیں کہتے کیونکہ آپ نے جو کچھ کہا اور جو خبر دی وہ اللہ کے بتلانے سے دی، اپنی اصل حیثیت اور فریضہ منصبی کو واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ میں تو نذیر اور بشیر بن کر آیا ہوں

هُوَالَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِیَسْكُنَ اِلَیْهَا ۚ فَلَمَّا تَغَشّٰهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِیْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ ۚ فَلَمَّآ اَثْقَلَتْ

هُوَالَّذِیْ خَلَقَکُمْ - وہ، وہی ہے جس نے پیدا کیا تم لوگوں کو

مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ - ایک جان سے

وَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا - اور اس نے بنایا اس سے اُسکا جوڑا

لِیَسْكُنَ اِلَیْهَا - تاکہ وہ سکون پکڑے اس سے

سَکَنَ یَسْکُنُ ، سُکُونًا... سکون حاصل کرنا

فَلَمَّا تَغَشّٰهَا - پھر جب اس (مذکر) نے ڈھانپ لیا اُس کو

تَغَشَّی یَتَغَشَّی ، تَغَشِّیًا ڈھانپ لینا (V)

حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِیْفًا - تو اس (مونث) نے اٹھایا ایک ہلکا بوجھ

حَمَلَ یَحْمِلُ ، حَمْلاً اٹھانا

فَمَرَّتْ بِهٖ - پھر وہ چلی اس کے ساتھ

مَرَّ یَمُرُّ ، مَرًّا و مُرُوْرًا چلنا، گذرنا، حرکت کرنا

(مرورِایام)

فَلَمَّآ اَثْقَلَتْ - پھر جب اس نے بوجھ لادا

أَثْقَلَ یُثْقِلُ ، إِثْقَالاً بوجھل ہونا (IV)

دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ اٰتَيْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿١٨٩﴾

دَّعَوَا اللّٰهَ - تو پکارا اللہ کو

رَبَّهُمَا - دونوں نے

لَئِنْ اٰتَيْتَنَا - بیشک اگر تو دے گا ہم کو

صَالِحًا - ایک نیک (اولاد)

لَّنَكُوْنَنَّ - تو ہم لازماً ہوں گے

مِنَ الشّٰكِرِيْنَ - شکر کرنے والوں میں سے

كَانَ يَكُوْنُ ، كَوْنًا ہونا

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا ۚ فَلَمَّا تَغَشّٰىهَا حَمَلَتْ حَمْلًا
خَفِيْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ ۚ فَلَمَّاۤ اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَىِٕنْ اٰتَيْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۸۹﴾

وہ اللہ ہی ہے جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی کی جنس سے اس کا جوڑا
بنایا تاکہ اس کے پاس سکون حاصل کرے پھر جب مرد نے عورت کو ڈھانک لیا تو
اسے ایک خفیف سا حمل رہ گیا جسے لیے لیے وہ چلتی پھرتی رہی پھر جب وہ بوجھل ہو
گئی تو دونوں نے مل کر اللہ، اپنے رب سے دعا کی کہ اگر تو نے ہم کو اچھا سا بچہ دیا تو
ہم تیرے شکر گزار ہوں گے

It is He - Allah -Who created you from a single being, and out of it He made its mate, that he may find comfort in her. And when he covers her, she bears a light burden and goes about with it. Then, when she grows heavy, they pray to their Lord: 'If You bestow upon us a healthy child, we will surely give thanks.

هُوَالَّذِیۡ خَلَقَکُمۡ مِّنۡ نَّفۡسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّ جَعَلَ مِنۡهَا زَوۡجَهَا لِیَسۡکُنَ اِلَیۡهَا ۚ فَلَمَّا تَغَشّٰهَا حَمَلَتۡ حَمۡلًا خَفِیۡفًا فَمَرَّتۡ بِهٖ ۚ فَلَمَّاۤ اَثۡقَلَتۡ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَئِنۡ اٰتَیۡتَنَا
صَالِحًا لَّنَکُوۡنَنَّ مِنَ الشّٰکِرِیۡنَ ﴿۱۸۹﴾

سورۃ الاعراف کا اختتامی رکوع

- یہاں سے سورت کا اختتامی (چوبیسواں) رکوع شروع ہو رہا ہے اور اس سورت کے مرکزی مضمون عقیدۂ توحید کو اختتام سورت پر پھر بیان کیا جا رہا ہے (کہ آخر میں پھر توحید کا تعلیم دل و دماغ میں راسخ ہو جائے)
- حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا کی پیدائش کے حوالے سے توحید باری تعالیٰ کا بیان — وہی ذات ہے جس نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا پھر حوا علیہ السلام کو پیدا کیا پھر دونوں سے بیشمار مرد اور عورتیں پیدا فرمائیں
- پھر زوج (بیوی) کے پیدا کرنے کی غرض و غایت بیان فرمائی کہ یہ رشتہ باہمی سکون کا باعث ہے۔ تاکہ باہم سکون حاصل کرتے ہوئے سلسلہ تخلیق کی بنیاد بن سکے۔ ازدواجی تعلقات کے یہاں دو مقاصد بیان کیے ہیں۔

میں چار باتیں ہونی چاہیں۔ میاں بیوی کے درمیان باہم اطمینان اور سکون کا رشتہ ہونا چاہیے جس کی تفصیل سورۃ الروم آیت ۲۱ میں یوں بیان کی ہے کہ یہ بات اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے کہ اس نے مردوں کی جنس سے ہی ان کی بیویوں کو پیدا کیا تاکہ ان سے سکون حاصل کریں۔ اس نے تمہارے درمیان محبت اور مہربانی کا جذبہ قائم فرمایا ہے، سورۃ البقرۃ آیۃ ۱۸۷ میں ازدواجی رشتہ کو ایک دوسرے کے لیے لباس قرار دیا گیا ہے۔ یعنی ازدواجی زندگی میں چار باتیں ہونی چاہیں:

(۱) باہم اطمینان اور اعتماد۔ (۲) باہمی محبت (۳) ایک دوسرے پر شفقت و مہربانی کرنا۔ (۴) ایک دوسرے کی پردہ پوشی کرنا

فَلَمَّآ اٰتٰهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِيْمَآ اٰتٰهُمَا ۚ فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۱۹۰﴾ اَيُشْرِكُوْنَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ﴿۱۹۱﴾

فَلَمَّآ اٰتٰهُمَا صَالِحًا - پھر جب اس نے دی انہیں ایک نیک (اولاد)

جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ - تو دونوں نے بنائے اس کے لیے کچھ شریک

فِيْمَآ اٰتٰهُمَا - اس میں جو اس نے دیا ان (دونوں) کو

فَتَعٰلَى اللّٰهُ - پس بلند و برتر ہے اللہ

عَمَّا يُشْرِكُوْنَ - اس سے جو یہ لوگ شریک بناتے ہیں

اَيُشْرِكُوْنَ - کیا یہ لوگ شریک بناتے ہیں

مَا لَا يَخْلُقُ - اس کو جو تخلیق نہیں کرتا ہے

شَيْـًٔا - کوئی چیز

وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ - اور وہ (خود بھی) پیدا کیے جاتے ہیں

وَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ لَهُمْ نَصْرًا وَّلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ﴿۱۹۲﴾ وَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ لَهُمْ نَصْرًا وَّلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ﴿۱۹۲﴾

وَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ - اور وہ لوگ استطاعت نہیں رکھتے

لَهُمْ نَصْرًا - ان کے لیے کسی مدد کی

وَّلَآ اَنْفُسَهُمْ - اور نہ ہی اپنے آپ کی

يَنْصُرُوْنَ - وہ لوگ مدد کر سکتے ہیں

اِسْتَطَاعَ يَسْتَطِيعُ ، اِسْتِطَاعَةً

استطاعت رکھنا (X)

فَلَمَّآ اٰتٰىهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِيْمَآ اٰتٰىهُمَا ۚ فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۱۹۰﴾ اَيُشْرِكُوْنَ مَا لَا يَخْلُقُ
شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ﴿۱۹۱﴾ وَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ لَهُمْ نَصْرًا وَّلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ﴿۱۹۲﴾ وَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ لَهُمْ
نَصْرًا وَّلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ﴿۱۹۲﴾

مگر جب اللہ نے ان کو ایک صحیح و سالم بچہ دے دیا تو وہ اس کی اِس بخشش و عنایت میں دوسروں کو اس کا شریک ٹھیرانے لگے اللہ بہت بلند و برتر ہے ان مشرکانہ باتوں سے جو یہ لوگ کرتے ہیں، کیسے نادان ہیں یہ لوگ کہ اُن کو خدا کا شریک ٹھیراتے ہیں جو کسی چیز کو بھی پیدا نہیں کرتے بلکہ خود پیدا کیے جاتے ہیں، جو نہ ان کی مدد کر سکتے ہیں اور نہ آپ اپنی مدد ہی پر قادر ہیں

But when He vouchsafes them a healthy child, they attribute to Him partners regarding what Allah had bestowed upon them. Subliminally exalted is Allah above that which they associate with Him.

Do they associate (with Allah in His divinity) those who can create nothing; rather, they are themselves created?

They have no power to help others. nor can they help themselves.

فَلَمَّآ اٰتٰهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِيْمَآ اٰتٰهُمَا ۚ فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۱۹۰﴾ اَيُشْرِكُوْنَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ﴿۱۹۱﴾ ۖ وَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ لَهُمْ نَصْرًا وَّلَآ
اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ﴿۱۹۲﴾ وَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ لَهُمْ نَصْرًا وَّلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ﴿۱۹۲﴾

جاہلانہ گمراہیوں پر تنقید

- آیت ۱۸۹ کے شروع میں نوع انسان کی پیدائش ایک جان سے ہونے کا ذکر کیا گیا ہے، جس سے مراد حضرت آدم (علیہ السلام) ہیں
- اس کے بعد آیت ۱۹۰ میں ایک مرد اور عورت کا ذکر شروع ہو گیا ہے کہ انھوں نے پہلے تو اللہ سے صحیح و سالم بچے کی پیدائش کی دعا کی اور جب بچہ پیدا ہو گیا تو اللہ کی بخشش میں دوسروں کو شریک ٹھہرالیا۔ یہاں یہ غلط فہمی نہ ہونی چاہیے کہ یہ مرد اور عورت حضرت آدم و حوا تھے (کچھ بے اصل روایات کی بنا پر یہ مشہور ہو گیا)
- دراصل اس بات کا تذکرے سے شرک اور مشرکین کی تردید مقصود ہے، کہ اولاد عطا کرنے والی تو اللہ کی ذات اقدس ہے، نوع انسانی کو ابتداء وجود بخشنے والا، پھر ہر انسان کو وجود عطا کرنے والا، عورت کے رحم میں نطفے کو ٹھہرانا، پھر اس خفیف سے حمل کو پرورش کرکے ایک زندہ بچے کی صورت دینا، پھر اس بچے کے اندر طرح طرح کی قوتیں اور قابلیتیں ودیعت کرنا اور اس کو صحیح و سالم انسان بنا کر پیدا کرنا، سب کچھ اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ کے کرشمے ہیں لیکن جب وہ اولاد عطا کر دیتا ہے تو لوگ اسے کسی درگاہ، کسی خانقاہ اور کسی بزرگ یا کسی بت کی طرف منسوب کر دیتے ہیں
- اللہ تعالیٰ کی ذات ان تمام باتوں سے اعلیٰ وارفع اور منزہ ہے جن میں ذرہ برابر بھی شرک کا شائبہ ہو

فَلَمَّآ اٰتٰهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِيْمَآ اٰتٰهُمَا ۚ فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۱۹۰﴾ اَيُشْرِكُوْنَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ﴿۱۹۱﴾ ۡ وَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ لَهُمْ نَصْرًا وَّلَآ
اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ﴿۱۹۲﴾ ۡ وَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ لَهُمْ نَصْرًا وَّلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ﴿۱۹۲﴾

غیر اسلامی اور برے ناموں کی روایت

- حصول اولاد کے منتیں، مرادیں اور چڑھاوے غیر اسلامی روایتیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی محبوب ہستیوں (انبیاء علیہم السلام) نے حصولِ اولاد کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگیں جو قرآن میں مذکور ہیں اور انہوں نے اسی کی تعلیم دی۔
- قرآن اور اسلام کی تعلیم سے بے بہرہ کمزور عقیدہ مسلمان اولاد ملنے کے بعد یہی سمجھتے ہیں کہ فلاں آستانے یا فلاں پیر کی وجہ سے انہیں اولاد ملی اور پھر اس کی نسبت سے توہم پرستی پر مبنی نام رکھ دیتے ہیں
- ان میں سے بعض شرکیہ نام ہوتے ہیں، بعض لوگ قصداً بچوں کے ایسے نام رکھتے ہیں جو برے معنی پر دلالت کرتے ہیں جیسے کوڑا، کڑوا، بھینگا۔ ان لوگوں کا یہ خیال ہوتا ہے کہ برا نام رکھیں گے تو لڑکا جیتا رہے گا (یہ شرکیہ افعال شیطان کے سمجھانے سے اور ہندو معاشرت کے اثرات کی وجہ سے اختیار کرتے ہیں)
- بعض والدین کسی پیر فقیر کے نام پر کان چھید کر بندا ڈال دیتے ہیں اور لڑکے کا نام بندو رکھ دیتے ہیں
- اسی طرح حسین بخش، پیر بخش، غوث بخش، پیراں دتہ، عبدل علی، عبدل الحسین شرکیہ نام ہیں
- نبی اکرم ﷺ نے ناموں کے رکھنے میں بھی خیر و شر کو ملحوظ رکھا ہے اور اپنے بچوں کے نام اللہ کے پسندیدہ نام رکھنے کی تلقین کی ہے۔ آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ تم قیامت کے دن اپنے ناموں اور اپنے باپ دادوں کے ناموں سے بلائے جاؤ گے لہٰذا تم اپنے نام اچھے رکھو۔ (رواہ ابو داؤد)

وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَتَّبِعُوْكُمْ ؕ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ اَدَعَوْتُمُوْهُمْ اَمْ اَنْتُمْ صَامِتُوْنَ ﴿١٩٣﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ - اور اگر تم پکارو گے ان کو

دَعَا يَدْعُو ، دُعَاءً و دَعْوَةً پکارنا

اِلَى الْهُدٰى - ہدایت کی طرف

لَا يَتَّبِعُوْكُمْ - تو وہ پیروی نہیں کریں گے تمہاری

اِتَّبَعَ يَتَّبِعُ ، اِتِّبَاعًا پیروی کرنا (VIII)

سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ - برابر ہے تم لوگوں پر

اَدَعَوْتُمُوْهُمْ - خواہ تم لوگ پکارو اُن کو

یہ اَدَعَ نہیں، اَ دَعَوْ..ہے (شروع میں حمزہ تسویہ ہے)

حمزہ تسویہ: دو چیزوں میں برابری کے لیے استعمال ہوتا ہے، قرآن میں ٦ مرتبہ (ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ)

اَمْ اَنْتُمْ صَامِتُوْنَ - یا تم خاموش رہنے والے ہو

صَمَتَ يَصْمُتُ ، صَمْتًا خاموش رہنا

صَامِت خاموش - نَاطِق بولنے والا

اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ - بیشک وہ لوگ جن کو تم پکارتے ہو

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ - اللہ کے علاوہ

عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۹۴﴾

عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ - (وہ) بندے ہیں تمہارے جیسے

عِبَاد ، عَبَد کی جمع

فَادْعُوْهُمْ - پس تم لوگ پکارو توان کو

فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ - تو انہیں چاہیے کہ وہ جواب دیں تم کو

اِسْتَجَابَ يَسْتَجِيْبُ ، اِسْتِجَابَةً

قبول کرنا،جواب دینا (X)

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ - اگر تم لوگ ہو سچے

وَاِنۡ تَدۡعُوۡهُمۡ اِلَى الۡهُدٰى لَا يَتَّبِعُوۡكُمۡ ؕ سَوَآءٌ عَلَيۡكُمۡ اَدَعَوۡتُمُوۡهُمۡ اَمۡ اَنۡتُمۡ صَامِتُوۡنَ ۝١٩٣ اِنَّ الَّذِيۡنَ
تَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمۡثَالُكُمۡ فَادۡعُوۡهُمۡ فَلۡيَسۡتَجِيۡبُوۡا لَكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ۝١٩٤

اگر تم انہیں سیدھی راہ پر آنے کی دعوت دو تو وہ تمہارے پیچھے نہ آئیں، تم خواہ انہیں
پکارو یا خاموش رہو، دونوں صورتوں میں تمہارے لیے یکساں ہی رہے
تم لوگ خدا کو چھوڑ کر جنہیں پکارتے ہو وہ تو محض بندے ہیں جیسے تم بندے ہو ان
سے دعائیں مانگ دیکھو، یہ تمہاری دعاؤں کا جواب دیں اگر ان کے بارے میں
تمہارے خیالات صحیح ہیں

And if you call them to true guidance, they will not follow you. It is all the same for you whether you call them to true guidance or keep silent.
Those whom you invoke other than Allah are creatures like you. So invoke them. and see if they answer your call, if what you claim is true.

وَ اِنۡ تَدۡعُوۡهُمۡ اِلَى الۡهُدٰى لَا يَتَّبِعُوۡكُمۡ‌ؕ سَوَآءٌ عَلَيۡكُمۡ اَدَعَوۡتُمُوۡهُمۡ اَمۡ اَنۡتُمۡ صَامِتُوۡنَ ﴿۱۹۳﴾

بت پرستی اور شرک پر تنقید

- مخلوقات میں سے اللہ تعالیٰ نے جسے بھی خلق فرمایا ہے اس کی سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ اسے معلوم ہونا چاہیے کہ اس کے لیے زندگی گزارنے کا طریقہ کیا ہے
- جانوروں میں تو یہ لگی بندھی فطرت کے باعث انہیں ودیعت کر دیا گیا ہے لیکن انسان اس بات کا محتاج ہے جب وہ کسی کو معبود مانے تو اس سے راہنمائی طلب کرے، گھر کی زندگی سے لے کر معاشرتی زندگی تک، مزدوری سے لیکر معاشی اداروں تک، باہمی معاملات سے لے کر ایوان حکومت تک، انفرادی زندگی سے لے کر اجتماعی تہذیب و تمدن تک- جب تک سب ضرورتیں پوری نہیں ہوتیں انسانی زندگی اور اس کا مقصد ادھورا رہے گا
- ہدایت ورہنمائی کی یہ ضرورتیں پوری کرنا انسان کے بس کی بات نہیں، یہ تو اسی ذات کا فیضان ہے جو رب ہے جو معبود اور الٰہ ہے — یہاں فرمایا گیا ہے کہ جن کو تم اللہ کے سوا پوجا کرتے ہو ان کی بے بسی کا حال یہ ہے کہ کہ سیدھی راہ دکھانا اور اپنے پرستاروں کی رہنمائی کرنا تو درکنار، وہ بیچارے تو کسی رہنما کی پیروی کرنے کے قابل بھی نہیں، حتیٰ کہ کسی پکارنے والے کی پکار کا جواب تک نہیں دے سکتے۔
- اب خود سوچو ! کہ انسان کو فلاح کے راستے پہ چلنے کے لیے جس ہدایت ورہنمائی کی ضرورت ہے وہ اگر یہ نہیں پہنچا سکتے تو تم نے آخر سرِ نیاز کس آستانے پر جھکا یا ہے؟

قرآن کا استدلال- جو سنتے نہیں، ہدایت ورہنمائی باہم نہیں پہنچا سکتے، مدد پہ قادر نہیں — ان سے مانگنا کیسا؟

اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۹۴﴾

شخصیت پرستی پر تنقید

- "تم لوگ خدا کو چھوڑ کر جنھیں پکارتے ہو وہ تو محض بندے ہیں جیسے تم بندے ہو ان سے دعائیں مانگ دیکھو، یہ تمھاری دعاؤں کا جواب دیں اگر ان کے بارے میں تمہارے خیالات صحیح ہیں" (۱۹۴)
- بت پرستی کے بعد اب شخصیت پرستی پر تنقید۔ مشرکین کا خیال تھا اللہ کے نیک بندے جو دنیا سے جا چکے ہیں تو روحیں تو ان کی بھی زندہ ہیں اور وہی ہماری مدد کرتی ہیں۔
- ان سے سوال کیا جا رہا ہے کہ تم جن شخصیتوں کی پوجا کرتے ہو، ان سے مدد مانگتے ہو اور ان کے نام پر قربانیاں دیتے ہو اور تمہارا دعویٰ یہ ہے کہ وہ بڑی قوتوں کی مالک ہیں اور تمہاری ہر طرح کی مدد کرنے پر قادر ہیں تو ان کو پکار کر دیکھو، یہ تمہاری مدد اور رہنمائی کے لیے پہنچیں
- یہ خطاب ایمان والوں کے لیے بھی۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ بھی انبیاء، صالحین اور بزرگ جو فوت ہو چکے ہیں انھیں حاجت روا اور مشکل کشا سمجھ کر پکارتے ہوں؟ اللہ تعالیٰ کو یہ بات انتہائی سخت درجے میں ناپسند ہے
- اس وحدہ لاشریک کے سوا کسی کو بھی اپنی حاجت روائی و مشکل کشائی کیلئے بلانا پکارنا حماقت اور اپنی ذلت کا سامان کرنا ہے۔ توحید کے باب میں اس بات کو قرآن مجید میں سینکڑوں بار بیان کیا گیا ہے۔ عبادت بھی اور پکارنا بھی (جو ایک عبادت ہے) اللہ نے اسے محض اپنے لیے مختص کیا ہے، کسی اور (مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ) کی عبادت یا کسی اور کو پکارنا اللہ تعالیٰ کے ہاں کسی صورت قابل قبول نہیں بلکہ موجبِ مواخذہ و عذاب ہے

اضافی مواد

Reference Material

ناموں کے بارے میں ہدایات

کون سے نام رکھنے چاہیے؟

- "نام" کسی بھی چیز کے لیے ایک تعارفی علامت ہے جس کی اہمیت فطری بھی ہے اور معاشرتی بھی
- اسلام نے نام رکھنے کی اہمیت اور خصوصیت کی جانب خاص توجہ دلائی ہے
- حدیثِ مبارکہ میں ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: مَنْ وُلِدَ لَه وَلَدٌ فَلْيُحْسِنِ اسْمَه وَ أَدَّبَه جس کا کوئی بچہ پیدا ہو تو اس کا خوب صورت نام رکھے اور اچھا ادب سکھائے (بیہقی: ۸۱۴۵)
- اسلام نے صرف خوب صورت ناموں کو جائز ہی نہیں کہا؛ بلکہ خوب صورت نام رکھنے کی ترغیب بھی دی اور ساتھ ساتھ اس کا رشتہ آخرت کے ساتھ بھی جوڑ دیا
- عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنَّكُمْ تُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَسْمَائِكُمْ، وَأَسْمَاءِ آبَائِكُمْ، فَأَحْسِنُوا أَسْمَاءَكُمْ رواه أبو داود
- تم کو روزِ قیامت تمہارے اور تمہارے آباء کے ناموں سے پکارا جائے گا؛ اس لیے نام اچھے رکھو

ناموں کے بارے میں ہدایات

کون سے نام رکھنے چاہییے؟

- اللہ تعالیٰ کے مبارک اور بے عیب ناموں (اسمائے حسنیٰ) کے ساتھ 'عبد' لگا کر کوئی بھی نام رکھا جا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے وہ نام جو قرآن یا صحیح احادیث سے ثابت نہیں ان میں سے بعض کو بغیر عبد رکھا جا سکتا ہے۔(اذا سمیتم فعبدوا یعنی جب نام رکھو تو اس میں اللہ تعالی کے ساتھ اپنی بندگی کا اظہار کرو "یعنی اللہ تعالی کے ذاتی یا صفاتی نام کے شروع میں لفظ "عبد" کا اضافہ کرکے نام رکھو۔ طبرانی)
- مشہور و معروف فقیہ و محقق ابن عابدین نے لکھا ہے کہ " سب سے افضل نام محمد ہے؛ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کے لیے سب سے اچھے نام کا انتخاب فرمایا"
- نبیوں کے ناموں پر نام رکھے جا سکتے ہیں (تَسَمَّوا بِأَسْمَاءِ الأنبياء - أبو داود)
- صحابی یا صحابیہ رضی اللہ عنہم، اور صالحینِ امت کے نام پر نام رکھا جا سکتے ہیں (جن میں کوئی عیب نہ ہو)
- ان کے علاوہ کوئی بھی اچھا نام جو اسلامی ہو یعنی اس کے معنی اچھے ہوں اور جس سے یہ واضح اظہار ہو کے یہ فرد مسلمان ہے رکھا جا سکتا ہے

ناموں کے بارے میں ہدایات

کون سے نام نہیں رکھنے چاہیے؟

نبی اکرم ﷺ نے ایسے ناموں سے بچنے کی تلقین فرمائی ہے جو اسلامی شخصیت و وقار میں ایک داغ کی حیثیت رکھتے ہوں۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بُرے نام بدل دیتے تھے۔ (جامع ترمذی)

- اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ کو بغیر عبد کے سابقے کے نہیں رکھنا چاہیے۔ مثال کے طور پر احد، رحمٰن، باسط۔ اور نہ ہی پکارنا چاہیے (عبدالرحمٰن، عبد الخالق، عبد القدوس کو رحمٰن، خالق اور قدوس پکارنا غلط ہے)
- کسی بھی غیر اللہ کے ساتھ عبد یا غلام لگا کر نام لکھنا جیسے عبد النبی، عبدالرسول، غلام نبی، غلام رسول، غلام علی، عبدالمطلب، اور اسی طرح کے دیگر نام۔ اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ ہر انسان صرف اور صرف اللہ کا بندہ اور اللہ کا ہی غلام ہے۔
- ایسے نام بھی نہیں رکھنے چاہیں جن سے یہ اظہار ہوتا ہو کہ یہ اللہ کے علاوہ کسی اور کی عطا ہے جیسے حسین بخش، پیر بخش، غوث بخش، پیراں دتہ، عطا حسین (حسین کا عطا کردہ)، عنایت حسین (حسین کا عنایت کردہ) وغیرہ
- بے معنی نام، ہمارے معاشرے میں عام ہیں، ایسے نام رکھنے سے اجتناب کرنا چاہیے جیسے رحیم اللہ (اللہ کا رحم کرنے والا)، رحیم الدین (دین کا رحم کرنے والا)، اسلام الدین (دین کا اسلام)

ناموں کے بارے میں ہدایات

کون سے نام نہیں رکھنے چاہیے؟

- ایسے نام بھی نہیں رکھنا چاہیں جن کے معانی صحیح نہ ہوں یا اسلامی نقطۂ نظر سے متصادم ہوں، جیسے عابد علی (علی کا عبادت کرنے والا)، سجاد حسین (حسین کا سجدہ کرنے والا)، اور ساجد علی کے بھی یہی معنی
- رسول اللہ ﷺ نے ایسے نام رکھنے سے بھی منع فرمایا ہے جن کا مطلب بہت زیادہ پاک، متقی یا بہت دیندار نکلتا ہو۔ یعنی اپنے آپ ہی اپنی پاک دامنی کی تعریف کرنا۔ بخاری کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے اپنی زوجہ 'برہ' (پاک دامن، پارسا، نیکی، بھلائی) کا نام بدل کر "زینب" رضی اللہ تعالیٰ عنہ رکھ دیا تھا۔ اسی طرح حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام بھی پہلے 'برہ' تھا جو نبی اکرم ﷺ نے تبدیل فرما دیا تھا۔ رسول ﷺ کو اس طرح کہنا ناپسند تھا کہ جیسے "پاک دامنی یا پارسائی یا بھلائی، یا نیکی چلی گئ"۔
- کفار کے نام پر نام رکھنا جیسے فرعون، شداد، کرشنا، رام اور ایسا کوئی نام جسے کفار نے دیا ہو یا کفر کی علامت ہوں
- ملائکہ کے ناموں پر بھی نام رکھنے کو ناپسند کیا گیا ہے۔ یعنی جبرائیل، میکائیل، اسرافیل۔
- ایسے ناموں سے بھی اجتناب کرنا چاہیے جن سے بدشگونی اور نحوست والے معانی ظاہر ہوتے ہوں
- قرآن کی کسی سورۃ پر بھی نام رکھنے کو ناپسند کیا گیا ہے (امام مالک رحمتہ اللہ علیہ کے مطابق ایسا کرنے کی سند کسی بھی صحیح حدیث، حسن حدیث، یا مرسل یا کسی بھی صحابی کی روایت سے ثابت نہیں)

ناموں کے بارے میں ہدایات

- عَنْ أَبِي وَهْبٍ الْجُشَمِيِّ، وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : تَسَمَّوْا بِأَسْمَاءِ الْأَنْبِيَاءِ، وَأَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللَّهِ عَبْدُ اللَّهِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ، وَأَصْدَقُهَا حَارِثٌ، وَهَمَّامٌ، وَأَقْبَحُهَا حَرْبٌ وَمُرَّةُ– رواه ابن أبي داود
- رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ نبیوں کے ناموں پر اپنے نام رکھو اور ناموں میں اللہ کو سب سے زیادہ محبوب عبداللہ و عبدالرحمٰن ہے اور سب سے زیادہ سچا نام حارث (کسب کرنے والا) اور ھمام (ارادہ کرنے والا) ہے اور سب سے برا نام حرب (جنگ) اور مرہ (کڑوا) ہے۔
- حضرت مسروق تابعی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ میں نے کہا کہ میں مسروق بن الاجدع ہوں حضرت عمر نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ اجدع شیطان کا نام ہے۔ (رواه ابن أبي داود) اور اس کا معنی بھی خراب ہے کیونکہ جس کے نام کان کٹے ہوں عربی میں اس کو اجدع کہا جاتا ہے۔
- سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی ایک بیٹی کا نام عاصیہ (گناہ گار) تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام جمیلہ رکھ دیا۔ [مسلم، كتاب الآداب)
- سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : " اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے برا نام یہ ہے کہ کسی کو 'ملک الاملاک' یعنی شہنشاہ کہا جائے۔ " [بخاری، كتاب الأدب– مسلم، كتاب الآداب]

ناموں کے بارے میں ہدایات

- بعض لوگ بچے کا نام تجویز کرتے وقت قرآن مجید سے نام کے حروف نکال کر اور بچے کے نام کے حروف کے اعداد اور تاریخ پیدائش کے اعداد کو آپس میں ملا کر نام رکھتے ہیں (یہ بے اصل بات ہے جس میں قرآن کے الفاظ کو علم الاعداد کے ساتھ جوڑ کر نام نکالا جاتا ہے)
- بعض لوگ قرآن مجید کھول کر ساتویں سطر کی ابتدا میں جو حرف ہوگا اسی حرف سے نام رکھتے ہیں۔ مثلاً حرف 'ش' نکلا تو نام 'ش' سے شکیل یا شکیلہ، شمیم الدین یا شیماں رکھتے ہیں۔ شرعاً اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور یہ غلط ہے
- بعض لوگ بچوں کے نام مختلف اشیاء کے نام پر رکھ دیتے ہیں اگر ان کے معنی گلط نہ بھی ہوں تو ان میں مذہبی تہذیب و اخلاق کی جھلک نظر نہیں آتی۔
- بعض لوگ اپنے بچوں کے وہی نام رکھ دیتے ہیں جن مہینوں میں وہ بچے پیدا ہوتے ہیں جیسے رمضانی، شعبانی وغیرہ یہ طریقہ بھی صحیح نہیں ہے۔
- بعض لوگ ستاروں کو دیکھ کر مثلاً ستارہ عطارد، برج سنبلہ پر نام رکھا جاتا ہے اور پھر پتھر لاجوردی، نیلم، زرقون وغیرہ پہنانے کے دیا جاتا ہے۔ یہ شرک اور عقیدہ توحید کے خلاف ہے۔ ایک مسلمان کو ان چیزوں پر اعتماد کرنا حرام ہے۔

ناموں کے بارے میں ہدایات

- ایسے ناموں سے بھی اجتناب کرنا چاہیے جن سے بدشگونی اور نحوست والے معانی ظاہر ہوتے ہوں
- ایسے ناموں سے بھی پرہیز کرنا چاہیے جن سے اسلامی قدر و منزلت مجروح ہونے کا اندیشہ ہو
- بچیوں کے نام رکھتے ہوئے کسی نام کے آخر میں خاتون، آرا، بیگم، سلطانہ، بانو، بی بی، خانم، وغیرہ لگا سکتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں
- اگر کسی کا نام محمد عمر، محمد حسن، یا محمد حسین ہے تو لفظ محمد پر "ص" کا نشان نہیں لگانا چاہئے
- جو بچہ زندہ پیدا ہوا ہو اور چند لمحوں کے بعد مر جائے تو اس کا نام بھی رکھنا چاہئے۔

ناموں کا یہ اسلامی نظام انتہائی جامعیت کا حامل ہے، جس کا صحیح اندازہ ایک باشعور اور روحِ ایمانی سے معمور انسان کو بخوبی ہو سکتا ہے۔ اس کے اندار کتنی نزاکت، کتنی گہرائی اور کتنی اہمیت ہے، اسلام کو پسند کرنے والا کبھی بھی ان کو نظر انداز نہیں کر سکتا

موجودہ وقت میں لوگ ایسے نام اور القاب دینے لگے ہیں، جو غیر مسلم قوموں کی طرزِ معاشرت کے عکاس ہیں، بالکل منفرد نام رکھنے کی دوڑ میں اکثر اوقات یا تو بے معنی رکھ دیئے جاتے ہیں یا ایسے نام جو غلط معانی پر دلالت کرتے ہیں اور یون عملی طور پر ان میں اسلامی تہذیب سے دوری پائی جاتی ہے